رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت بلا آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۱۲ عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ ۹

نمبر ۱۲۲	مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۲۳ شعبان ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹-نومبر- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ‎۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ‎۔

آج ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے اس اعلان کا جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ قادیان میں سرکاری طور پر ڈھنڈورا پٹوایا گیا ‎۔

سید محمد علی صاحب نے اپنے لڑکے سید عنایت علی کی دعوتِ ولیمہ دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بعض دوسرے اصحاب بھی شریک ہوئے ‎۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات

فرمایا "وہ اعلےٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسانِ کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلےٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔ اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۰-۱۶۱)

جماعت احمدیہ کی سالانہ جلسہ کی شان و شوکت بڑھانے کے لئے تیاری

جلسہ سالانہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہوگا

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ر دسمبر کو ہوگا۔ دور و نزدیک کے احباب کو ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری کا فکر کرنا چاہیئے۔ اور نہ صرف خود اس بابرکت تقریب کے فیوض سے بہرہ اندوز ہونا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے اصحاب کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص سال شمار ہوگا۔ کیونکہ اس کے دوران میں احرار کی شرارتیں اور اشتعال انگیزیاں انتہا کو پہونچ گئیں۔ اور انہوں نے بعض حکام اور دوسری طاقتوں سے امداد حاصل کر کے جماعت احمدیہ کے استیصال کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ جماعت کو اپنے سالانہ اجتماع کی شان و شوکت کو پہلے سے بھی بڑھا کر دکھا دینا چاہیئے۔ کہ معاندین کی مخالفانہ سرگرمیاں ان کے جوش و اخلاص میں اضافہ کا موجب ہوئی ہیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے۔ کہ احباب پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

قادیان میں احرار کے اجتماع کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کا اعلان

حسب ذیل اعلان ہمارے پاس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی طرف سے برائے اشاعت موصول ہوا ہے۔

حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری

ہرگاہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ چند اشخاص جو اپنے آپ کو مجلس احرار ظاہر کرتے ہیں۔ بتاریخ ۲۳ر نومبر ۱۹۳۵ء یا اس کے قریب ایک عام جلسہ یا مناظرہ یا مباحثہ بمقام قادیان یا رام پور یا ناتھ پور تحصیل بٹالہ یا بمقام رجادہ تحصیل گورداسپور ضلع گورداسپور منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہرگاہ ہم کو یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ایسے اجلاس یا مناظرہ یا مباحثہ سے امن عامہ میں خلل پیدا ہونے یا کسی بلوہ یا لڑائی کا احتمال ہے۔ اور اس کے انسداد کے لئے فوری تدابیر کا اختیار کرنا ضروری ہے۔ پس میں جے۔ ایم شری نگیش ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور ان اختیارات کی رو سے جو زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء مجھ کو حاصل ہیں۔ حکم دیتا ہوں کہ کوئی ایسا مناظرہ یا اجلاس یا مباحثہ منعقد نہ کیا جائے۔ اور نہ اس میں شامل ہوا جائے۔ اور انہی اختیارات کی رو سے مزید حکم دیتا ہوں کہ عوام الناس سے کوئی فرد بمقام قادیان۔ رام پور۔ ناتھ پور یا رجادہ میں ایسا اجلاس منعقد نہ کر سکے گا۔ اور نہ اس میں شامل ہو سکے گا۔

آج بتاریخ ۱۷ر نومبر ۱۹۳۵ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔

جے۔ ایم۔ شری نگیش۔ آئی۔ سی۔ ایس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۱۵ر نومبر سے ۱۹ر نومبر ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

دستی بیعت

نمبر	نام	ضلع
۱	فضل حق صاحب	ضلع گجرات
۲	محمد شفیع صاحب	ضلع امرتسر
۳	جمال الدین صاحب	ضلع شیخوپورہ

تحریری بیعت

نمبر	نام	ضلع
۴	فیروز الدین صاحب	ضلع لاہور
۵	چاند بیگم صاحبہ	" "
۶	غلام محی الدین صاحب	" "
۷	شیخ نذیر احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۸	ماسٹر محمد شفیع صاحب	ضلع امرتسر
۹	صابر حسین صاحب	ضلع لدھیانہ
۱۰	اہلیہ صاحبہ صابر حسین صاحب	" "
۱۱	مہنگا صاحب	ضلع گورداسپور
۱۲	فرزند علی صاحب	" "
۱۳	محمد خان صاحب	ضلع سرگودھا
۱۴	اہلیہ صاحبہ	" "
۱۵	اکبر علی صاحب	ضلع گجرات

حکومت پنجاب کا نوٹس

مسٹر مظہر علی سکرٹری مجلس احرار کو

پنجاب سول سکرٹریٹ نمبر ۱۹ ایس بی
لاہور مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۳۵ء

جناب من۔ حکومت کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مجلس احرار نے اپنے متبعین کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ ۲۲ و ۲۳ نومبر کو قادیان میں بتعداد کثیر جمع ہو جائیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ کی توجہ اپنے مکتوب نمبری ۷/۳۴ ایس۔ ایس بی مورخہ ۲ر جولائی ۱۹۳۵ء کی طرف مبذول کراؤں۔ جس میں میں نے آپ کو حکومت کے اس فیصلہ سے مطلع کیا تھا۔ کہ قادیان میں مجلس احرار کی کانفرنس کے انعقاد کی اجازت بدیں وجہ نہیں دی جا سکتی۔ کہ مجلس احرار کے متبعین اور احمدیوں کے تعلقات کشیدہ ہو چکے ہیں۔ اور امن عامہ کے لئے کانفرنس کا انعقاد شدید خطرے کا موجب ہے۔

اب میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ حکومت انہی اسباب و وجوہ کی بنا پر قادیان میں اس اجتماع کی اجازت نہیں دے سکتی۔ جس کا مجلس احرار ارادہ کر چکی ہے۔

اگر مجلس احرار اور احمدیہ جماعت کے نمائندے حکومت کو بصورت تحریر یقین دلا دیں۔ کہ اجتماع کی غرض و غایت کی نوعیت پر فریقین کا اتفاق

موجودگی میں حکومت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جس نوعیت اور جس پیمانہ کا اجتماع آپ قادیان میں کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق یہی فیصلہ کرے۔ کہ اس سے امن عامہ میں خلل واقع ہو جانے کا اندیشہ ہے

پس ان وجوہ سے حکومت اس اجتماع کے متعلق اجازت نہیں دے سکتی

ہو چکا ہے۔ تو اس صورت میں حکومت اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کر سکتی ہے۔

دستخط چیف سکرٹری صاحب حکومت پنجاب

احرار کی درخواست

یہ نوٹس ملنے پر مسٹر مظہر علی نے چیف سکرٹری صاحب حکومت پنجاب کو ایک درخواست بھیجی جس میں لکھا کہ مجلس احرار کی یہ منشا نہیں ہے۔ کہ قادیان میں کسی غرض کے پیش نظر کوئی کانفرنس منعقد کی جائے۔ سردست ان کا مقصد وحید یہ ہے کہ نماز جمعہ قادیان میں ادا کی جائے جس کے بعد وہ پر امن طریق سے واپس ہو جائیں گے ہاں اگر احرار کو پھر مباہلہ کے لئے دعوت دی۔ اور اس کے متعلق فریقین نے شرائط طے کر لیں۔ تو اس صورت میں مباہلہ بھی کر لیا جائے گا۔

اس کا جواب چیف سکرٹری صاحب نے یہ دیا۔

حکومت کا جواب

پنجاب سول سکرٹریٹ

نمبری ۳۲۹۸ ایس۔ لاہور مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۵ء

جناب محترم مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ میں جناب کے مکتوب مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۵ء کی رسید کا اعتراف کر لوں۔ مجلس احرار اور احمدیہ کمیونٹی کے درمیانہ تعلقات کی جو حالت اس وقت ہے۔ اس کی

بچوں کا تاش

یعنی

بچوں کی ابتدائی تعلیم میں آسانیاں

حرف شناسی اور عبارت خوانی کو آسان تر بنانے کے لئے ہم نے ایک تاش ایجاد کیا ہے۔ جو بچوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ جس سے بچے کھیل ہی کھیل میں پڑھنا سیکھ جاتے ہیں۔ اور نہایت ہی قلیل عرصہ میں کافی لیاقت حاصل کر لیتے ہیں۔ ہر گھر میں اس کا ہونا بہت ضروری ہے۔ قیمت اردو عار انگریزی عار مجموعہ ۸/

نیشنل ٹوائن کمپنی برانڈرتھ روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ شعبان ۱۳۵۴ ہجری

احرار کی ملک معظم کی حکومت سے بغاوت کی تلقین

حکومت پنجاب توجہ کرے

احرار نے سیالکوٹ میں پولیٹیکل کانفرنس منعقد کر کے حکومت کے خلاف عوام الناس میں جذبۂ نفرت وحقارت پیدا کرنے کی جو کوشش کی۔ اس کا مختصر ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ وہ جو کچھ ہوا اس کی بنیاد تو اس بات پر رکھی گئی کہ تمام لوگوں اور خاص کر زمینداروں کی ساری مشکلات اور مصائب کی ذمہ وار حکومت ہے۔ جو ہر حالت میں اپنا معاملۂ زمین وصول کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ اس کی غفلت شعاری اور فرض ناشناسی سے مجبور ہو کر جو لوگ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ان کو سزا دینے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ ملکی صنعتوں کو برباد کر کے غیر ملکی تجارت کے ذریعہ تمام دولت ہتھیا کر لنڈن بھیج دی گئی ہے۔ انگلستان کی موجودہ خوشحالی کی بنیاد اس ہولناک لوٹ گھسوٹ پر مبنی ہے۔ جو نہایت ہی جابرانہ اور مستبدانہ قوانین کے ذریعہ ہندوستان میں روا رکھی گئی ہے۔ اور جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ حکومت انگریزی رقص گاہوں، چکلوں اور شراب خانوں وغیرہ کی اجازت دیتے، اشاعت عیسویت کے رستے کھول کر اہل ہند کی محکومیت کو مضبوط بنانے تعلیمی نصاب میں غلامی کے جراثیم داخل کرنے کی مرتکب ہو رہی ہے۔ اور سخت قوانین نافذ کر کے اور بے تحاشا گولیاں چلا کر لوگوں کے جذبات کو وقتی طور پر دبا دیتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ یہ باتیں بھی عوام کو مشتعل کرنے اور ان کے دلوں میں حکومت کے خلاف جذبۂ حقارت ونفرت پیدا کرنے کے لئے کافی اثر رکھتی ہیں۔ لیکن ان پر اکتفا نہ کرتے ہوئے مذہبی لحاظ سے بھی اکسانے کی کوشش کی گئی ہے چنانچہ "آزادی کامل" کے نام سے یہ قرارداد پاس کرتے ہوئے۔ کہ "آل انڈیا احرار پولیٹیکل کانفرنس سیالکوٹ کا یہ اجلاس مجلس احرار کے نصب العین یعنی ملک کی آزادی کو اہل وطن کی تکلیفوں کا واحد علاج سمجھتا ہے۔ اور ہندوستان کی آزادی میں ہی تمام اسلامی دنیا کی آزادی کا راز مضمر دیکھتا ہے" کہا گیا۔ کہ:-

"وطن سے محبت کرنا بھی ایمان کی علامت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی وطن سے محبت کرنے کا درس دیا۔ آپ خود بھی اپنے وطن سے محبت کرتے تھے مسلمان کو جو تعلیم دی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسلمان حاکم بادشاہ کی اطاعت کرے"

بالفاظ دیگر یہ کہ مسلمان کہلا کر کوئی شخص مسلمان حاکم کی اطاعت ہی کر سکتا ہے۔ کسی غیر مسلم کی نہیں۔ اور اگر کوئی غیر مسلم حاکم کی اطاعت کرتا ہے تو وہ گویا مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ کیا ان الفاظ سے صاف اور واضح طور پر یہ ظاہر نہیں۔ کہ ملک معظم کی حکومت کی اطاعت نہ کرنے کی کھلم کھلا تلقین کی گئی ہے۔ اور انگریزی حکومت سے بغاوت کرنا اسلام کی تعلیم بتائی گئی ہے۔ کیونکہ کہا گیا ہے۔ کہ مسلمان کو تعلیم یہ دی گئی ہے۔ کہ صرف مسلمان بادشاہ کی اطاعت کرے۔ مگر ملک معظم مسلمان نہیں ہیں:-

یہ تلقین ان لوگوں کو کی گئی جنہیں ہزاروں کی تعداد میں ارد گرد کے دیہات سے محض اس لئے جمع کر لیا گیا تھا۔ کہ مذہب کے نام پر ان کو بہت جلد ورغلایا اور مشتعل دلایا جا سکتا ہے۔ اور وہ آسانی کے ساتھ احرار کے فریب اور دھوکہ میں آ سکتے ہیں علاوہ ازیں مفلوک الحال اور مصیبت زدہ ہونے کی وجہ سے اس قسم کی باتیں ان کے دلوں میں جلد گھر کر سکتی ہیں:-

اس طبقہ کے لوگوں کے متعلق جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور جنہیں احرار نے اپنی پولیٹیکل کانفرنس میں جمع کر کے حکومت کے خلاف ہر رنگ میں اشتعال دلانے کی کوشش کی۔ ہم نے جس حقیقت کا اظہار کیا ہے اس کا اعتراف خود احرار کو بھی ہے۔ چنانچہ احرار کا اخبار "مجاہد" اپنے ۱۵- نومبر کے پرچہ میں لکھتا ہے:-

"ہندوستان کے عوام بے حد جذبات پرست ہیں۔ انہیں آسانی سے بھڑکایا جا سکتا ہے۔ **ان کے جذبۂ مذہب کو نہایت ادنے کوشش سے مشتعل کیا جا سکتا ہے۔ وہ مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ یہ نہیں جانتے کہ انہیں جن باتوں کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ آیا ان سے واقعی کوئی قومی۔ جماعتی۔ سیاسی۔ اقتصادی فائدہ ممکن ہے۔ انہیں معلوم نہیں۔ کہ ان سے جو کچھ کہا جا رہا ہے۔** اس کی تہ میں کسی شخص یا گروہ کی کوئی غرض تو پوشیدہ نہیں۔ اس لئے اس وقت تک ہندوستان میں کوئی صحیح تحریک شروع نہیں کی جا سکتی۔ جب تک مسائل کو سمجھنے کی استعداد نہ پیدا کی جائے۔ اور وہ سیاسی چالوں، اور فریب کاریوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ جن ملکوں میں تعلیم عام ہے۔ اور لوگ بے حد ترقی یافتہ اور روشن خیال ہیں۔ وہاں بھی بعض اوقات **سیاسی بازیگروں کی چالیں** کامیاب ہو جاتی ہیں لیکن ہندوستان تو اس معاملہ میں بے حد پست واقع ہوا ہے یہاں ہر شخص جو ایک مجمع میں چند الٹی سیدھی باتیں کہہ سکتا ہے۔ لوگوں کو گمراہ کر سکتا ہے"

"مجاہد" نے یہ لکھا تو کسی اور غرض کو مدنظر رکھکر ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ بہت ہی برمحل لکھا۔ اور لیڈران احرار کا صحیح صحیح نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ ہندوستان کے عوام بلاشبہ بے حد جذبات پرست ہیں بے شک انہیں نہایت آسانی کے ساتھ بھڑکایا جا سکتا ہے۔ اور اس میں تو کوئی کلام ہی نہیں۔ کہ ان کے جذبۂ مذہب کو نہایت ادنے کوشش سے مشتعل کیا جا سکتا ہے۔ احرار کے ان خود تسلیم کردہ اور ناقابل انکار امور کی بنا پر انہی سے پوچھ لیا جائے۔ کہ ان کی سیالکوٹ کی کانفرنس میں کیا پنجاب کے عوام ہی نہ تھے۔ جو ہندوستان کے تمام دیگر صوبوں کی نسبت زیادہ جذبات پرست ہیں۔ اور جن کے جذبۂ مذہب کو نہایت ادنے کوشش سے مشتعل کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہی تھے۔ تو پھر کیا انہیں یہ تلقین کرنا کہ "مسلمان کو جو تعلیم دی گئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ مسلمان حاکم بادشاہ کی اطاعت کرے" ان کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا۔ اور ملک معظم کی حکومت کے خلاف بغاوت پھیلانے کی کوشش کرنا نہیں؟ چونکہ احرار کا یہ رویہ نہ صرف حکومت کے لئے سخت مشکلات پیدا کرنے والا بلکہ مسلمانان پنجاب کو سخت تباہی وہلاکت میں گرانے والا ہے اس لئے ہم حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ احرار کی اس قسم کی سرگرمیوں کا فوراً انسداد کرے۔ اور انہیں مسلمانوں میں بغاوت اور فتنہ وفساد کی زہر پھیلانے سے روکے

سر ینگ کے عدل وانصاف کی دھوم

جب سے جسٹس سر ینگ نے ہائیکورٹ لاہور کا چارج لیا ہے۔ ہائیکورٹ اور اس کے متعلقہ اداروں میں نہایت خوشگوار انقلاب عظیم واقعہ ہو گیا ہے عدالتوں میں رشوت ستانی کا جو بازار گرم تھا وہ اگرچہ پوری طرح سرد نہیں ہوا لیکن اس میں بہت کچھ کمی واقعہ ہو چکی ہے۔ اسی طرح ان بدقسمت لوگوں کو جنہیں مقدمہ بازی کی مصیبت میں گرفتار ہونا پڑتا ہے حصول انصاف میں پہلے کی نسبت زیادہ سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ نہ صرف فرقہ وارانہ جنبہ داری کا خطرہ ناپید ہو گیا ہے۔ بلکہ عدل وانصاف کی دھوم مچ رہی ہے اور پرانے دھونے نہایت عمدگی کے ساتھ دھوئے جا رہے ہیں۔ ایک ہندو اخبار گورو گھنٹال پیلز بنک کی بہت دردانگیز اور پُرالم داستان دوہراتا ہوا لکھتا ہے:-

"اسوقت جسٹس شادی لال ہائیکورٹ لاہور کے چیف جسٹس تھے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ وہ لالہ ہرکشن لال کے ساتھ رعایت کرتے تھے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ تقریر

مبلغین جماعت احمدیہ کو نہایت اہم ہدایات

۱۷ نومبر مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء نے احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ممبروں کو جامعہ احمدیہ کے صحن میں دعوت چاء دی اور ایڈریس پیش کیا۔ ازراہ شفقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس تقریب میں شرکت فرمائی اور حسب ذیل تقریر فرمائی۔

جب میں کوئی ایسا اجتماع دیکھتا ہوں۔ جس میں مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے فارغ طلباء کا مشترک حصہ ہوتا ہے۔ تو میرا دل اس خوشی کو محسوس کرتا ہے کہ ایسے زمانہ میں جبکہ میری زیادہ عمر نہ تھی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی۔ کہ میں ان دونوں شعبوں کے مٹائے جانے میں روک بن سکوں۔ اور ان کے قائم رہنے میں مدد دے سکوں۔ گو وہ کام مادی لحاظ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا ہو۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ

روحانی نقطۂ نگاہ سے

بہت بڑے نتائج پیدا کرنے والا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے چند ماہ پہلے یہ سوال اٹھا۔ کہ ہماری جماعت کو مخالفین کا چونکہ علمی لحاظ سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں

علماء کی ضرورت

ہے۔ اور ان کے لئے کوئی انتظام ہونا چاہیئے اس سوال کے پیدا ہونے پر عام طور پر یہ احساس پیدا ہو گیا۔ کہ اس کی صورت یہ ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کو بند کر دیا جائے۔ اور تمام زور مدرسہ احمدیہ پر صرف کیا جائے۔ اس وقت اس کے متعلق اس قدر غلو ہو گیا۔ اور یہ معاملہ اس وقت کا اس قدر

اہم ترین مسئلہ

بن گیا۔ کہ اگر کوئی یہ کہتا۔ کہ مدرسہ انگریزی بھی قائم رہنا چاہیئے۔ تو اس کے متعلق کہا جاتا۔ کہ اس میں نفاق کی کوئی رگ ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں انگریزی مدرسہ قائم رکھنے کی خواہش ہے۔ اس زمانہ کی جوشیلی طبائع کے مطابق آخر تمام وہ لوگ جو بولنے والے تھے۔ اور اہل الرائے سمجھے جاتے تھے مومن بن گئے۔ اور

کمزور ایمان والے

ہم دو سمجھے گئے۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور میں۔ مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب بہت زیادہ تھا۔ اس لئے خود کچھ عرض کرنے کی بجائے جو دلائل مدرسہ ہائی کے قائم رکھنے کے متعلق سوجھتے وہ مجھے سمجھاتے اور فرماتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سناؤ۔ آخر میٹنگ ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ

مدرسہ ہائی کو قائم رکھا جائے

اور مدرسہ احمدیہ کو الگ جاری کیا جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی۔ کہ جس انسٹی ٹیوشن کی ضرورت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے قائم رکھنے کا موجب بنوں۔ اس تجویز کے مطابق

مدرسہ احمدیہ قائم کیا گیا

یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اسے مضبوط کر دیا گیا۔ کیونکہ کچھ جماعتیں پہلے جاری تھیں۔ اس وقت عام طبائع میں یہ احساس پیدا ہو گیا۔ کہ اچھے پیمانہ پر اسے چلانا چاہیئے۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ اور دوسرا جلسہ جو دسمبر ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ اس میں جماعت کے سامنے یہ سوال رکھا گیا۔ کہ

مدرسہ احمدیہ کی غرض

کیا ہے۔ صرف یہ کہ ملا پیدا کرے۔ اور ملاؤں نے پہلے ہی دنیا کو تباہ کر رکھا ہے۔ پھر اس مدرسہ سے کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ یہ سوال جلسہ عام میں پیش کرنے کی بجائے مصلحتاً مجلس شوریٰ میں پیش کیا گیا۔ جس میں ساری جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔ وہ لوگ جو اس وقت خاص اثر اور رسوخ رکھتے تھے یعنی خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب ان کی تجویز یہ تھی۔ کہ تعلیمی وظائف بڑھا دیئے جائیں۔ تاکہ احمدی نوجوان زیادہ تعداد میں کالجوں میں جائیں۔ اور پاس ہونے کے بعد ان میں سے جو دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کریں۔ انہیں ایک آدھ سال میں قرآن پڑھا کر مبلغ بنا دیا جائے۔

نہ معلوم کیا سبب ہوا اس وقت ہم تشحیذ الاذہان کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ میں اس میں مصروف رہا۔ یا کوئی اور کام تھا۔ مجلس شوریٰ کے شروع ہونے کے وقت میں وہاں نہ پہونچ سکا۔ اور جب وہاں پہونچا۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب تقریر کر رہے تھے اور بڑے زور سے یہ کہہ رہے تھے۔ کہ ہماری جماعت بڑی عقلمند ہے۔ وہ کسی چیز کا ضائع ہونا گوارا نہیں کر سکتی۔ ہمیں چونکہ

انگریزی دان مبلغ

چاہئیں۔ اس لئے مدرسہ احمدیہ پر اس قدر خرچ کرنے کی ضرورت نہیں۔

اس وقت میں نے دیکھا کہ قریباً سب لوگ متاثر ہو رہے تھے۔ چنانچہ ان کی تقریر کے بعد کچھ اور لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان کی تائید کی۔ اور آوازیں آنے لگیں کہ ٹھیک ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

اس قسم کی مجلس میں بولنے کا

میرے لئے پہلا موقعہ

تھا۔ اس وقت میں نے اس طرف توجہ دلائی کہ دنیا میں ہر چیز اپنے لئے ماحول چاہتی ہے۔ اور اس کے لئے ضروری انتظامات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ کوئی شخص کچھ دن دینیات کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دین سے پوری طرح واقف ہو سکتا ہے۔ اور اس کے تاثرات دین کے متعلق ایسے مضبوط ہو سکتے ہیں۔ جیسے اس شخص کے جسے بچپن سے دین کی تعلیم حاصل کرنے پر لگایا گیا ہو۔ یہ غلط ہے۔ دین سے صحیح واقفیت رکھنے والے علماء پیدا کرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ کی ضرورت ہے۔ اور اسے قائم رکھنا چاہیئے۔

پھر خدا تعالیٰ نے مجھے اس موقعہ پر

ایک جذباتی دلیل

بتا دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ مدرسہ احمدیہ کو آپ کی یادگار بنا دیا جائے۔ میں نے کہا ہم سے پہلے کچھ لوگ تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ تو ایک عام بغاوت پھیل گئی۔ اور ایسا خطرہ پیدا ہوا کہ مدینہ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ اس وقت صرف تین مقامات پر نماز باجماعت ہوتی تھی۔ اور بہت سے لوگوں نے

زکوٰۃ دینے سے انکار

کر دیا تھا۔ اس وقت بعض صحابہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی۔ کہ آپ اس وقت ذرا نرمی سے کام لیں۔ اور کچھ قوموں سے جو زکوٰۃ دینے سے انکار کر رہی ہیں۔ زکوٰۃ لینا چھوڑ دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کوئی شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت اونٹ باندھنے کی رسی بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا۔ تو میں اسے بھی نہ چھوڑوں گا۔ خواہ

خون کی ندیاں بہہ جائیں

اور خواہ خطرہ اتنا بڑھ جائے۔ کہ مدینہ کی گلیوں میں صحابہؓ کی بیویوں کو دشمن گھسیٹتے پھریں میں نے کہا ایک طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ آپ کی ایک یادگار میں جو خاص طور پر آپ کی طرف منسوب بھی نہیں تھی۔ کچھ تغیر کرنے کے لئے کہتے ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور ہر

خطرہ کا مقابلہ

کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن ادھر ہم یہ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ کہ وہ مدرسہ احمدیہ جسے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار

بنایا گیا تھا۔ اس پر پورا سال بھی گذرنے نہیں پایا۔ کہ اس کے بند کرنے پر تیار ہو گئے ہیں

میں سمجھتا ہوں۔

میری اس دلیل

نے لوگوں کو زیادہ اپیل کیا۔ ادھر میں نے تقریر ختم کی۔ ادھر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔ مدرسہ احمدیہ ضرور قائم رہنا چاہیئے۔

مجھے یاد پڑتا ہے۔ میرے بعد شاید خان صاحب برکت علی صاحب بولے۔ لوگوں نے کہا۔ اب ہم اور کچھ سُننا نہیں چاہتے۔ مدرسہ احمدیہ کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ جب اخلاص سے کوئی شخص بات پیش کرتا ہے۔ تو اس پر قائم بھی رہتا ہے۔ مگر مدرسہ احمدیہ کو بند کرنے والوں میں چونکہ اخلاص نہ تھا۔ اس لئے اپنی بات پر قائم نہ رہے۔ جب مدرسہ احمدیہ کو جاری رکھنے کے حق میں کوئی بات پیش ہوتی۔ تو وہ کہہ دیتے۔ یہی تو ہمارا مطلب تھا ہم بھی یہی کہتے تھے۔ آخر کہا گیا۔ کہ یہ امر تمام جماعتوں کے سامنے پیش کیا جائیگا انہوں نے سمجھا۔ کہ اس وقت جذبات ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ اور مدرسہ احمدیہ کو بند کرنے پر لوگوں کو آمادہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایجنڈا میں اس تجویز کو جس رنگ میں درج کیا گیا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ مدرسہ احمدیہ کا بند کرانا منظور ہے۔ لیکن جماعت کے لوگ چونکہ محسوس کر چکے تھے۔ کہ مدرسہ احمدیہ ضروری چیز ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کی طرف سے یہی رائے آئی۔ کہ مدرسہ احمدیہ قائم رہنا چاہیئے۔

پس جب میں کوئی ایسا اجتماع دیکھتا ہوں۔ تو یہ دونوں باتیں جو میرے

بچپن کے کام

ہیں۔ جوانی کے کئی کاموں سے زیادہ خوشنما اور پسندیدہ نظر آتے ہیں۔ میں آج بھی اسی خیال پر قائم ہوں۔ جس پر اس وقت تھا۔ قرآن کریم سے صراحتاً معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک خاص جماعت کو دین کی خدمت کا ذمہ وار قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر فاولٰئک ھم المفلحون (سورہ آل عمران ع۱۱) اور دوسری طرف فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر سارے مومنوں کا فرض ہے۔ کہ دعوت الی الخیر کریں۔ تو ایک خاص جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ اور یہ لازمی چیز ہے۔ کوئی فوج اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کا ایک حصہ خاص کام کے لئے مخصوص نہ ہو۔ اور تمام نیچر میں یہی بات نظر آتی ہے۔ کہ ایک ذرہ مرکزی ہوتا ہے۔

مذہبی تبلیغ کے لئے

بھی ایک ایسا مرکز ہونا چاہیئے۔ جو اپنے اِرد گرد کو متاثر کر سکے۔ اور دوسروں سے صحیح طور پر کام لے سکے۔ یہی غرض مبلغین کی ہے۔ لیکن عام طور پر خود مبلغین نے بھی ابھی تک اس بات کو نہیں سمجھا۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ احمدیت کے سپاہی ہیں۔ اور کام انہیں خود کرنا ہے مگر جو یہ سمجھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے کام کو محدود کرتا ہے۔ ہم خدمت دین کے لئے کس قدر مبلغ رکھ سکتے ہیں۔ اس وقت ساٹھ ستر کے قریب کام کر رہے ہیں۔ جن کا جماعت پر بہت بڑا بوجھ ہے۔ اور چندے کا بہت بڑا حصہ ان پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مگر وہ کام کیا کرتے ہیں۔ اگر کام کرنے والے صرف وہی ہوں تو سلسلہ کی ترقی بند ہو جائے۔ ان کے ذریعہ سال میں صرف دو تین سو کے قریب لوگ بیعت کرتے ہیں۔ اور باقی جن کی تعداد کا اندازہ

دس بارہ ہزار

کے قریب ہے۔ جماعت کے لوگوں کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ رہے مباحثات جو مبلغین کو کرنے پڑتے ہیں۔ یہ اسی وقت تک ہیں۔ جب تک ہمارے ملک کے لوگوں کے

اخلاق کی اصلاح

نہیں ہوتی۔ مباحثات پبلک کے اخلاق کی خرابی کی وجہ سے کرنے پڑتے ہیں۔ جس طرح ہمارے ملک میں لوگ مرغبازی اور بٹیر بازی کے عادی تھے جسے قانون نے ایک حد تک روک دیا ہے۔ وہ مولوی بازی کے بھی عادی ہیں۔ ایک مولوی ادھر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایک ادھر۔ ایک دوسرے کو چونچیں مارتے ہیں۔ اور پبلک یہ تماشہ دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔ یہ دراصل

گرے ہوئے اخلاق کا مظاہرہ

ہوتا ہے۔ اور یہ ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ طہارت کے لئے جانا پڑتا ہے۔ چوہڑے کے کام کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ مگر ایک وقت ہر انسان کو خود یہی کام کرنا پڑتا ہے۔ ایسا ہی یہ کام ہے کہ دوسرے ہم پر پاخانہ پھینکتے ہیں۔ اور علماء سے دُور کرتے ہیں۔ کوئی شخص اولاد اس لئے نہیں پیدا کرتا۔ کہ اس کی طہارت کرے۔ مگر طہارت کا کام والدین کو کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہمارا یہ مقصد نہیں۔ کہ علما مباحثات کے لئے پیدا کریں۔ بلکہ

علماء کی غرض

یہ ہے۔ کہ وہ آفیسرز کی طرح ہوں۔ جو اپنے ارد گرد فوج جمع کریں۔ اور اس سے کام لیں۔ یا اس گڈریئے کی طرح جس کے ذمہ ایک گلّے کی حفاظت کرنا ہوتی ہے اور یہ کام دس بیس مبلغ بھی عمدگی سے کر سکتے ہیں۔ جب تک ہمارے مبلغ یہ نہ سمجھیں۔ اس وقت تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔

مبلغ کے معنے

وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ غیروں کو مخاطب کرنے والا۔ مگر صرف یہ معنے نہیں۔ بلکہ اس کے معنی یہ بھی ہیں۔ کہ غیروں کو مخاطب کرانے والا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کون مبلغ ہو سکتا ہے؟ مگر آپ کس طرح تبلیغ کیا کرتے تھے؟ اس طرح کہ شاگردوں سے کراتے تھے۔ صحابہؓ میں آپ نے ایسی روح پھونک دی۔ کہ انہیں اس وقت تک آرام نہ آتا تھا۔ جب تک

خدا تعالےٰ کی باتیں

لوگوں میں نہ پھیلالیں۔ پھر صحابہ نے دوسروں میں یہ رُوح پھونکی۔ اور انہوں نے اوروں میں اور اس طرح یہ سلسلہ جاری رہا۔ حتےٰ کہ مسلمانوں نے اس بات کو بھلا دیا۔ تب خدا تعالےٰ نے اس رُوح کو دوبارہ پیدا کرنے کے لئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو بھیجا۔ اس طرح بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی تبلیغ کر رہے ہیں۔ پس علماء کا کام یہ ہے کہ وہ ایسے لوگ پیدا کریں۔ جو دوسروں کو تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ وہ خدمت گزاری اور شفقت علے الناس کا خود نمونہ ہوں۔ اور دوسروں میں یہ بات پیدا کریں۔ مگر عام طور پر مبلغ لیکچر دے دینا۔ یا مباحثہ کر لینا اپنا کام سمجھتے ہیں۔ اور خیال کر لیتے ہیں۔ کہ ان کا کام ختم ہو گیا۔ اس کا ایک نتیجہ تو یہ ہو رہا ہے۔ کہ لوگ شکایت کرتے ہیں۔ کہ

علماء بیکار رہتے ہیں

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ تقریر کرنے یا مباحثہ کرنے کے بعد مبلغ کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ وہ کچھ آرام کرے۔ کیونکہ بولنے کا کام مسلسل بہت دیر تک نہیں کیا جا سکتا۔ بولنے میں زور لگتا ہے۔ اور تقریر کے بعد انسان نڈھال ہو جاتا ہے مبلغ سے یہ توقع رکھنا۔ کہ وہ ہر روز کئی کئی گھنٹے تقریر کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو چند ماہ کے بعد اسے سِل ہو جائے گی۔ اور وہ مر جائے گا۔ پھر روزانہ کہاں اس قدر لوگ مل سکتے ہیں۔ جو اپنا کام کاج چھوڑ کر تقریریں سننے کے لئے جمع ہوں۔ پس یہ کام چونکہ ایسا نہیں۔ جو مسلسل جاری رہ سکے۔ اس لئے لوگوں کو شکایت پیدا ہوتی ہے۔ کہ مبلغ فارغ رہتے ہیں۔ حالانکہ ان حالات میں ان کا فارغ رہنا قدرتی امر ہے۔

دراصل انہوں نے اپنے فرض کو سمجھا نہیں۔ وہ کہہ دیتے ہیں۔ جب ہمارے پاس کوئی آیا ہی نہیں۔ تو ہم سمجھائیں کسے۔ اس وجہ سے ہم فارغ رہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنا یہ فرض سمجھتے۔ کہ ان کا کام صرف تقریر کرنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کے

اخلاق کی تربیت

کرنا ہے۔ انہیں تبلیغ کرنے کے قابل بنانا ہے اور پھر وہ اپنا تصنیف کا شغل ساتھ رکھیں۔ جہاں جائیں۔ لکھنے پڑھنے میں مصروف رہیں۔ کوئی ادبی مضمون لکھیں۔ کسی مسئلے کے متعلق تحقیقات کریں۔ ضروری حوالے نکالیں تاریخی امور جمع کریں۔ تو پھر ان کے متعلق یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ وہ فارغ رہتے ہیں۔ یہ تاریخی

مختلف کام

ہیں۔ جن کی طرف ہمارے مبلغین کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی مبلغ کہیں جاتا۔ اور وہاں تصنیف کا شغل بھی جاری رکھتا۔ تو لوگ یہ نہ کہتے۔ کہ وہ فارغ رہا۔ بلکہ یہی کہتے۔ کہ لکھنے میں مصروف رہا۔ مگر مبلغین کو اس طرف توجہ نہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ

تصنیف کا کام

نہیں ہو رہا۔ ممکن ہے۔ اس وقت بھی یہاں بعض مبلغ ہوں۔ مگر دعوت چونکہ ان کی طرف سے ہے۔ جو آئندہ مبلغ بننے والے ہیں۔ اس لئے میں انہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ وہی طریق اختیار نہ کریں جو ان سے پہلوں نے کیا۔ اور جس کی وجہ سے نوجے کام ضائع ہوا۔ اور صرف ایک حصہ ہو رہا ہے۔ اس طرح جماعت کی ترقی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جو مبلغ اپنے اوقات کی حفاظت نہیں کرتے۔ اور انہیں صحیح طور پر صرف نہیں کیا کرتے۔ وہ جماعت کیلئے ترقی کا موجب نہیں بن سکتے جو لوگ آئندہ مبلغ بننے والے ہیں۔ وہ اپنے اوقات کی پوری طرح حفاظت کرنے کا تہیہ کریں۔ ان کا کام صرف اپنے منہ سے تبلیغ کرنا نہیں۔ بلکہ دُوسروں کو دینی مسائل سے آگاہ کرنا۔

ان کے اخلاق کی تربیت کرنا ان کو دین کی تعلیم دینا ان کے سامنے نمونہ بن کر قربانی اور ایثار سکھانا اور انہیں تبلیغ کے لئے تیار کرنا ہے۔ گویا ہمارا ہر ایک مبلغ جہاں جائے وہاں

دینی اور اخلاقی تعلیم کا کالج

کھل جائے۔ کچھ دیر تقریر کرنے اور لیکچر دینے کے بعد اور کام کئے جا سکتے ہیں۔ مگر متواتر بولا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ گلے سے زیادہ کام نہیں لیا جا سکتا۔ مگر باقی قوٰے سے کام لئے سکتے ہیں۔ میں تقریر کرنے کے بعد لکھنے پڑھنے کا کام سارا دن جاری رکھتا ہوں۔ اب تقریر کرنے کے بعد جا کر تحریر کا کام کروں گا۔ اور پھر شام تک گلے کو کچھ آرام حاصل ہو جائے گا۔ تو درس دونگا انشاء اللہ

پس میں مبلغین کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنا کام اب جو سمجھا ہوا ہے۔ وہ ان کا کام نہیں ہے۔ یہ بہت چھوٹا اور محدود کام ہے۔

افسر کا کام

یہ نہیں ہوتا کہ سپاہی کی جگہ بندوق یا تلوار لے کر خود لڑے۔ بلکہ اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ سپاہیوں کو لڑائے۔ اسی طرح مبلغ کا کام یہ ہے۔ کہ جماعت کو تبلیغ کا کام کرنے کے لئے تیار کرے۔ اور ان سے تبلیغ کا کام کرائے اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری

جماعت کی ترقی

ہو سکتی ہے۔ پہلے سے کئی گنا زیادہ بڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح جماعت کی تربیت کی طرف مبلغین کو توجہ کرنی چاہیئے۔ جماعت کے بیکاروں کے متعلق تجاویز سوچنی چاہئیں بیاہ شادیوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ غرض جس طرح باپ کو اپنی اولاد کے متعلق ہر بات کا خیال ہوتا ہے اسی طرح مبلغین کو جماعت سے متعلق ہر بات کا خیال ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ جماعت کے لئے باپ یا بڑے بھائی کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور

ہر نقص کو رفع کرنا

ان کا کام ہے۔ جب وہ یہ کام کریں گے تو لازمی طور پر جماعت کے لوگوں کے تعلقات ان کے ساتھ بڑھیں گے۔ ان سے خلوص اور تعاون بڑھے گا۔ اور اس طرح وہ دیوار جو حائل ہے۔ اور جس کو دور کرنے کے لئے دونوں طرف سے تقریریں کی گئی ہیں حائل نہیں رہے گی۔ کیا ایک مولوی کا بیٹا جب ایم اے ہو جائے۔ تو باپ کو اس سے محبت نہیں رہتی۔ یا اگر کسی کا بیٹا عربی کی تعلیم حاصل کر لے۔ تو اسے اپنے

ماں باپ سے محبت

نہیں رہتی۔ دراصل نہ عربی محبت کرنے سے روک دیتی ہے نہ انگریزی۔ بلکہ آپس کے تعلقات کی کمی اور ایک دوسرے سے تعاون کی روح نہ ہونے کی وجہ سے دیوار حائل ہونے لگی تھی۔ اگر ہمارے

انگریزی دان اور عربی دان مبلغین

میں تعلقات بڑھیں۔ اور وہ ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ تو اپنے آپ ہی متحد ہوتے چلے جائیں۔

اللہ تعالےٰ دونوں جماعتوں انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن اور جامعہ والوں کو اخلاص اور تقویٰ عطا کرے۔ اور ان میں

قربانی کا صحیح جذبہ

پیدا کرے۔ اور صحیح طور پر اسلام کی خدمت کا موقعہ دے ؞

احرار پولیٹیکل کانفرنس سیالکوٹ میں کیا ہوا؟

دروغگورا حافظہ نباشد

اخبار "مجاہد" ۱۹ نومبر ۱۹۳۵ء میں بعنوان "احرار پولیٹیکل کانفرنس اس کے منتظمین کا شاندار کارنامہ ہے" "کسی اجلاس میں کوئی فساد نہیں ہوا صرف ایک شخص نے شور مچایا" لالہ کرپارام صاحب بھاٹیہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ کا ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس میں سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۵ء کی ایک خبر "جلسہ میں گڑبڑ" کی تردید کی گئی ہے۔ اور اس میں معزز وکیل صاحب کی یہ شہادت پیش کی گئی ہے۔ کہ "جلسہ میں کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی" "احرار مردہ باد کے نعرے نہیں لگائے گئے۔ فرقہ مرزائیہ کے متعلق شاید کچھ کہا ہے۔ مگر اور کسی شخص کی شان میں کوئی نازیبا اور ناپسندیدہ لفظ استعمال نہیں کیا۔ مگر بمصداق دروغگورا حافظہ نباشد۔ یہی "مجاہد" اسی صفحہ پر اسی کالم میں بعنوان "عنایت اللہ مشرقی کی دروغ بیانی کا مسکت جواب" ایک مشہور احراری ملک ضیاء اللہ بی۔ اے ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ کے قلم سے لالہ کرپارام صاحب کے بیان کی تردید شائع کرتا ہے۔ چنانچہ احراری ایڈووکیٹ صاحب لکھتے ہیں۔ جلسہ میں کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی۔" صرف والنٹیروں نے عوام کی لاٹھیاں اپنے سروں پر کھائیں۔ مگر اس کے نتیجہ میں سوائے احرار کے زخمی ہونے کے بیلچہ کور کا ایک ممبر زخمی ہوا۔ جسے ہسپتال میں بیہوش اور لہولہان پہونچایا گیا۔ احرار مردہ باد کے نعرے نہیں لگائے گئے۔ لیکن بقول ایڈووکیٹ صاحب موصوف "مجلس احرار کے خلاف دریدہ دہنی کا جو سلسلہ شروع ہوا تو اس سے عوام بجائے احرار کے مشتعل ہو گئے۔"

ہر سمجھدار انسان اس ایک ہی کالم سے اس شہادت کے جھوٹے ہونے کا پتہ لگا سکتا ہے جو ہندو وکیل صاحب کی طرف منسوب کر کے شائع کی گئی ہے۔ اس کالم میں پنڈت تاراچند صاحب وکیل کی شہادت کا بھی ضمناً تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ صفائی کے لئے احراریوں کو سوائے ہندوؤں کے اور کوئی گواہ نہیں مل سکا۔ اور ان گواہوں کے بھی خلاف ایک دوسرا بیان ساتھ ہی شائع کر دیا۔ اور وہ بھی ایک احراری ایڈووکیٹ کی طرف سے ؞

خاکسار۔ امیر محمد قریشی لاہور

احمدیہ جماعتوں کے سکرٹری تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

تمام جماعتوں کے سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کے فرائض میں یہ بات داخل ہے۔ کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ نظارت ہٰذا کو باقاعدہ بھجوایا کریں۔ مگر افسوس سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بہت کم جماعتوں کی طرف سے باقاعدہ رپورٹ موصول ہوتی ہے۔ نظارت یہ تو یقین رکھتی ہے۔ کہ تمام جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا کام ہوتا ہوگا۔ مگر جب تک اسے رپورٹیں نہ ملیں۔ کیونکر اسے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ آیا جس طریق سے کام ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی نقص نہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان تمام سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ آئندہ باقاعدہ رپورٹ بھجواتے رہیں۔ تاکہ نظارت انہیں مفید مشورہ دینے کے قابل ہو سکے۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹ نہیں بھجوائی جاتی۔ مہربانی فرما کر وہ اس اعلان کو پڑھ کر نظارت ہٰذا کو مطلع فرمائیں۔ کہ انہیں اس اعلان کا علم ہو چکا ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ایک ضروری اعلان

نظارت تعلیم و تربیت میں بعض احباب کے متعلق جب رپورٹ موصول ہوتی ہے۔ کہ وہ تربیت اور اصلاح کے محتاج ہیں۔ تو اس رپورٹ پر متعلقہ جماعتوں کے عہدہ داران کی خدمت میں دریافت طلب امور کے متعلق لکھا جاتا ہے۔ مگر نظارت ہٰذا افسوس کے ساتھ یہ اظہار کرتی ہے۔ کہ بعض عہدہ داران جواب بھجوانے میں سستی سے کام نہیں لیتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اشخاص متعلقہ رپورٹ کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدہ داران کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ایسے امور کے دریافت کرنے پر جلد رپورٹ ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ کارروائی کرنے میں تاخیر نہ ہو ؞

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

اخبار "احسان" پر احرار کی اصل حقیقت کا انکشاف

اخبار "احسان" کو ایک عرصہ تک اپنی ساری کوشش اور تمام سعی احرار کی تائید و حمایت میں صرف کرنے کے بعد ان کی حقیقت کا جو علم ہوا ہے۔ اس کا مختصر ذکر اس نے ایک نظم "پیغام اہل پنجاب کے نام" میں کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ احرار میں "بہت خامیاں" ہیں۔ یہ "گم گشتہ طریق کارواں" ہیں۔ ان کے دل میں نہ عزم ہے اور نہ ان کے ارادوں میں ثبات ہے۔ ان کی زبان ان کے اختیار سے باہر ہے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی نکتہ دان نہیں ہے۔ گو "احسان" نے یہ بہت پتے کی باتیں کہی ہیں۔ مگر ان میں ابھی بہت کچھ اضافہ کی ضرورت ہے۔ اور امید رکھنی چاہئے۔ کہ "احسان" نے اس میدان میں قابل تعریف جرأت اور دلیری سے جو قدم اُٹھایا ہے۔ وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔ بلکہ زیادہ مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھے گا۔ کیونکہ اس وقت اسلام اور مسلمانانِ ہند اور خاص کر مسلمانانِ پنجاب کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے۔ کہ انہیں ڈاکوؤں اور فریبکاروں کی اس ٹولی کے ہتھکنڈوں سے نجات دلائی جائے۔ جو احرار کہلاتے ہیں۔ اور جن کے ہاتھوں کسی شریف انسان کی عزت محفوظ نہیں ہے۔ اور خود "احسان" کے خلاف وہ انتہائی کمینگی کا مظاہرہ کرنے اور اسے نقصان پہونچانے کی پُر زور کوشش کر رہے ہیں:۔

یہ اعتراض آپ کا بیشک صحیح ہے آج
چلتے ہیں تھوڑی دُور ہر اک راہرو کے ساتھ
زود اعتقادیاں ہیں، تلوّن ہے۔ وہم ہے
دل میں نہ عزم ہے۔ نہ ارادوں میں ہے ثبات
بے اعتدالیاں ہیں اداےٴ کلام میں
ہر دم ہیں گو مسائلِ ملکی زبان پر
یہ سب بجا درست۔ مگر سچ جو پوچھئے
یہ ہے اسی سیاستِ پارینہ کا اثر
موزوں نہیں ہے جنبشِ اعضاء تو کیا عجب
چلنے میں لڑکھڑاتے ہیں اک اک قدم پہ پاؤں
بیکار کر دیئے تھے جو خود بازوئے عمل
آئے کہاں سے قوتِ رفتار پاؤں میں

احرار قوم میں ہیں بہت خامیاں ابھی
گم گشتہ طریق ہے یہ کارواں ابھی
ہو جاتے ہیں ہر ایک سے یہ بدگماں ابھی
جھیلے نہیں ہیں معرکۂ امتحاں ابھی
باہر ہے اختیار سے ان کے زباں ابھی
ان میں سے ایک بھی تو نہیں نکتہ داں ابھی
جو کچھ کہ ہے۔ یہ ہے اثرِ رفتگاں ابھی
گو شمع بجھ چکی ہے۔ مگر ہے دھواں ابھی
شب کے خمار کی ہیں یہ انگڑائیاں ابھی
چھوٹے ہیں قید سخت سے یہ خستہ جاں ابھی
گو کھینچتے ہیں پر نہیں کھنچتی کماں ابھی
کچھ بیڑیاں ہیں پاؤں کی بندِ گراں ابھی

عنواں غلط ہے۔ کچھ مباحثِ ملکی نہیں ہیں یہ
اک طفل ہے سیاستِ ہندوستاں ابھی

احرار کی انتہائی رجعت پسندی

آجکل عجیب و غریب زمانہ آگیا ہے۔ ایک شخص اللہ کو ایک مانتا ہے رسول اللہؐ کو برحق۔ قرآن کو آخری کتاب تسلیم کرتا ہے۔ روزِ قیامت اور سزا جزا کا قائل ہے لیکن بعض لوگ اُسے کافر کہتے ہیں۔ کیا یہ حیرت انگیز امر نہیں کہ ایک شخص اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن دوسرا اسے مسلمان نہیں مانتا۔

ایک شخص احرار کے جلسے میں "مولانا ظفر علیخاں زندہ باد" اور "پیر جماعت علیشاہ زندہ باد" کے نعرے لگاتا ہے۔ تو مفتی احرار فتویٰ دیدیتے ہیں۔ کہ "یہ مرزائی ہے۔ پکڑو۔ جانے نہ پائے" کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک شخص مرزائیوں کے دو نہایت خوفناک دشمنوں کی زندگی اور سلامتی کی دعائیں مانگتا ہے اور یار لوگ پھر بھی اسے مرزائی ہی قرار دیئے چلے جاتے ہیں۔

آئینِ جدید کے متعلق ایک بہت بڑے "آئین دان" اور "دستور فہم" اور کانسٹی ٹیوشن کے ماہر جلسہ عام میں قرارداد پیش کرتے ہیں۔ "کہ یہ اجلاس جدید آئین کے متعلق رجعت پسندوں کی سرگرمیوں کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تمام "آزادی خواہ" جماعتوں اور افراد سے اپیل کرتا ہے کہ وہ کسی مناسب مقام پر جمع ہو کر ان رجعت پسند عناصر کی سرگرمیوں کا مداوا سوچیں۔ مبادا وہ اپنی ریشہ دوانیوں میں کامیاب ہو کر ملک کو بیش از بیش غلامی میں مبتلا کرنے کا باعث ہوں"۔

ہماری سمجھ میں نہ آیا۔ کہ "رجعت پسند" کون ہیں۔ اور "آزادی خواہ" سے کیا مراد ہے۔ اگر سیدھے طریقے سے "مرزائی" اور "احرار" کے الفاظ استعمال کر دیئے جاتے تو کسی قسم کا ابہام پیدا نہ ہوتا۔ کیونکہ دُنیا میں آج دو ہی فرقے باقی ہیں۔ احرار اور مرزائی۔

بہرحال آئینِ جدید کے متعلق انتہائی رجعت پسندی یہی ہو سکتی ہے۔ کہ اس آئین کو قبول کر لیا جائے۔ اس کی کونسلوں کی ممبری حاصل کر لی جائے۔ اور عہدے قبول کئے جائیں۔ رجعت پسندی اس سے اور آگے کیا جائیگی؟

اب سوال یہ ہے کہ "آزادی خواہ جماعتوں" کا پروگرام کیا ہے؟ اگر انہیں بھی اس آئین کے ساتھ تعاون ہی کرنا ہے۔ کونسلوں کی ممبریاں ہی حاصل کرنی ہیں اور وزارتوں ہی پر ہاتھ مارنا ہے۔ تو پھر رجعت پسند اور آزادی خواہ دونوں یکساں ہیں ؎

خبرِ منزلِ لیلےٰ نہ تو داری و نہ من

گستاخی معاف۔ ہم یہ تو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ اگر ملک فیروز خاں نون وزیر بنیں گے۔ تو ہندوستان غلام رہے گا۔ اور اگر مولانا مظہر علی اظہر ہیلتھ منسٹر ہونگے تو گھٹ سے آزاد ہو جائیگا۔

رجعت پسند ہوں یا آزادی خواہ۔ جو گروہ آئینِ جدید سے تعاون کرے گا۔ اُسے حضور ملک معظم کی وفاداری کا حلف بھی لینا ہوگا۔ اس کے وزیر ہر وقت حکومت کے مفاد کی حمایت بھی کریں گے۔ گورنر صاحب بہادر کا بوٹ بھی چاٹینگے اور کونسلوں میں مخالف جماعتوں کو جواب دیتے ہوئے کانگریس اور مجلس احرار کی سول نافرمانیوں اور قانون شکنیوں کے خلاف اظہار نفرت بھی کرینگے۔ مسجد شہید گنج کے لئے مظاہرہ کرنیوالوں پر بالکل ویسا ہی تشدد بھی روا رکھینگے جیسا زمانہ حال میں روا رکھا جاتا ہے۔

اگر یہ حقیقت ہے۔ تو پھر آزادی خواہ کون اور رجعت پسند کون ؟ ؎

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم — بندۂ بارگاہِ سلطانیم

اب آپ کسی مناسب مقام "پر یا" نامناسب مقام "پر" جمع ہو کر رجعت پسندوں کی ریشہ دوانیوں کے سدباب کی جتنی کوششیں چاہیں کرلیں۔ لیکن اس سے پیشتر آپ کو اپنے رجعت پسند نہ ہونے کا کوئی ثبوت ضرور دینا چاہئے۔ کشمیر میں ہندوستانی کی جگہ انگریز اور کپورتھلہ میں مسلمان کی جگہ انگریز وزیر مقرر ہو گیا۔ تو آپ کی مجاہدانہ ترکتازیں ختم ہو گئیں۔ گویا قوم کا منتہائے مقصود یہی تھا۔ شہید گنج کے معاملے میں جس "اقدام پسندی" کا آپ نے ثبوت دیا وُہ غریب رجعت پسندوں کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ اور خدا نہ کرے ویسی توفیق کسی کو نصیب ہو۔ خدا کی شان ہے نہ کانگریس باقی ہے۔ نہ اس کی سول نافرمانی کا نام و نشان باقی ہے۔ نہ ترک موالات ہے۔ نہ قطع تعلق ہے۔ سب تعاون پسند ہیں۔ سب "انتخابی خولیا" میں مبتلا ہیں۔ سب عہدوں پر قبضہ کرنے کے خواہاں ہیں۔ لیکن مسلمان اب تک "رجعت پسند" اور "آزادی خواہ" ہی کے چکر میں پڑا ہوا ہے۔ خدا جانے اس قوم کو کب سمجھ آئے گی:۔

(انقلاب ۱۶ر نومبر)

تقرر امراء کے متعلق ایک ضروری اعلان

نظارت اعلیٰ کی طرف سے گذشتہ مارچ اپریل میں دو تین مرتبہ متواتر اعلان کیا گیا تھا۔ کہ تمام موجودہ امراء کی میعاد تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء کو ختم ہو جائے گی اور کہ یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک تین سال کے لئے امراء کا نیا انتخاب کر کے کاغذات بغرض منظوری نظارت اعلیٰ میں بھیجے جائیں۔ اس اعلان کے ماتحت اس وقت تک صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے نئے انتخابات ہو کر آئے ہیں۔ اور حسب ذیل اصحاب کو بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امیر مقرر کیا گیا ہے۔ ان جماعتوں کے علاوہ اگر کسی اور جماعت میں کوئی امیر ہے۔ تو چونکہ اس کی منظوری حاصل نہیں کی گئی۔ اس لئے اس کا تقرر خلاف قاعدہ ہے۔ ایسی تمام جماعتوں کو نیا انتخاب کر کے فوراً منظوری حاصل کرنی چاہیئے۔

۱۔ شملہ — حافظ عبدالسلام صاحب
۲۔ مردان — میاں محمد یوسف صاحب
۳۔ لائل پور — قاضی محمد نذیر صاحب
۴۔ جہلم — چوہدری علی اکبر صاحب
۵۔ برہمن بڑیہ — مولوی غلام صمدانی صاحب
۶۔ آبادان — مرزا برکت علی صاحب
۷۔ پراونشل انجمن احمدیہ سرحد — قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی
۸۔ گوئی (برما) — ڈاکٹر گوہر دین صاحب
۹۔ ٹوپی — صاحبزادہ عبداللطیف صاحب
۱۰۔ راجوری — میاں عزیز اللہ خانصاحب
۱۱۔ ہنیڈی (ایران) — عبداللطیف نور محمد صاحب
۱۲۔ چک نمبر ۹۹ شمالی (سرگودھا) — ملک غلام نبی صاحب
۱۳۔ حیدرآباد دکن — سید بشارت احمد صاحب
۱۴۔ حلقہ بھاگووال — چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۵۔ حلقہ چونڈہ — چوہدری محمد علی صاحب
۱۶۔ حلقہ ہیڈمرالہ — مولوی برکت علی صاحب
۱۷۔ حلقہ ڈسکہ — مستری رحیم بخش صاحب
۱۸۔ حلقہ بہلول پور — چوہدری عنایت اللہ صاحب
۱۹۔ امرتسر — ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۲۰۔ لاہور — شیخ بشیر احمد صاحب
۲۱۔ فیروزپور — مرزا ناصر علی صاحب
۲۲۔ سرگودہا — مولوی محمد عبداللہ صاحب
۲۳۔ بمبئی — سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
۲۴۔ آنبہ — سید لال شاہ صاحب
۲۵۔ پاکپٹن۔ چوہدری غلام احمد خانصاحب وکیل
۲۶۔ نوشہرہ چھاؤنی مرزا غلام حیدر صاحب
۲۷۔ پراونشل انجمن احمدیہ بنگال — خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خانصاحب
۲۸۔ گوجرانوالہ۔ میر محمد بخش صاحب وکیل
۲۹۔ گجرات چوہدری احمد الدین صاحب وکیل
۳۰۔ حلقہ پوہلاں مہاراں۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۳۱۔ حلقہ کھیوہ۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب
۳۲۔ حلقہ داتہ زید کا۔ چوہدری عبداللہ خانصاحب
۳۳۔ کھاریاں۔ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۳۴۔ انبالہ۔ بابو عبدالرحمٰن صاحب
۳۵۔ کوئٹہ۔ چوہدری احمد جان صاحب
۳۶۔ سکندرآباد۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب
۳۷۔ منٹگمری۔ چوہدری محمد شریف صاحب وکیل
۳۸۔ گورداسپور۔ مرزا عبدالحق صاحب وکیل
۳۹۔ سیالکوٹ۔ شیخ جان محمد صاحب
۴۰۔ بھیرہ۔ ملک محمد حسین صاحب آف ہجکہ
۴۱۔ بنوں۔ میاں غلام حسین صاحب
۴۲۔ کیمل پور۔ میاں جان محمد صاحب
۴۳۔ سرائے عالمگیر۔ منشی سیف علی صاحب
۴۴۔ یوگنڈا (افریقہ) ڈاکٹر فضل الدین صاحب
۴۵۔ رمدعہ۔ چوہدری جیجو خان صاحب
۴۶۔ پٹیالہ شیخ کرم الٰہی صاحب
۴۷۔ سٹورہ۔ چوہدری مہدی خان صاحب
۴۸۔ اٹھوال۔ چوہدری سلطان بخش صاحب
۴۹۔ کلکتہ۔ حکیم ابوطاہر محمود احمد صاحب

ان کے علاوہ راولپنڈی اور ٹانڈہ کے منظور شدہ امراء چونکہ ان مقامات سے تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لئے دوبارہ تقرر ان امارتوں کے متعلق نیا انتخاب ہونے پر کیا جا سکے گا۔

ناظر اعلیٰ

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ضلع سیالکوٹ کی احمدیہ جماعتوں کو امارتوں کے لحاظ سے مندرجہ ذیل آٹھ حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ان حلقوں میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل اصحاب کو علیحدہ علیحدہ امیر مقرر فرمایا ہے۔

نمبر شمار	نام حلقہ	جماعت ہائے مشمولہ	نام امیر
۱	پوہلا مہاراں	پوہلا مہاراں۔ جنڈر کے منگولے۔ خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ۔ دھرگ میانہ۔ بدوملہی۔ داجیوالہ۔ رعیہ میادی ڈوگراں۔ عہدی پور۔ عینو باجوہ۔ ڈیریانوالہ	چوہدری غلام محمد صاحب سکنہ پوہلا مہاراں
۲	کھیوہ	کھیوہ کلاسوالہ۔ نوشہرہ۔ پسرور۔ بن باجوہ۔ عزیز پور ڈوگری	مولوی محمد عبداللہ صاحب سکنہ کھیوہ
۳	داتہ زید کا	داتہ زید کا۔ بھڈیار۔ گھٹیالیاں۔ قلعہ صوبا سنگھ گھنوکے ججہ۔ کوٹ آغا۔ مالوکے بھگت۔	چوہدری عبداللہ خانصاحب سکنہ داتہ زید کا
۴	بھاگووال	بھاگووال۔ درگانوالی۔ اورا۔ بھاگو بھٹی کوٹلی ہرنرائن کوٹ کریم بخش۔	چوہدری نذیر احمد صاحب وکیل سکنہ بھاگووال
۵	چونڈہ	چونڈہ۔ چاگریاں۔ مانگا۔ ہنڈکی بیریاں۔ بکھو بھٹی۔ رائے پور۔ قادرآباد۔ ٹھروہ۔ چھپور۔ ظفروال	چوہدری محمد علی صاحب پٹواری سکنہ چونڈہ
۶	ہیڈمرالہ	ہیڈمرالہ۔ چوک پور۔ کوروال۔ بھرٹانوالہ کوٹلی لہاراں ڈبھی۔	مولوی برکت علی صاحب سکنہ ہیڈمرالہ
۷	ڈسکہ	ڈسکہ۔ بھرکی۔ جنڈ داسا ہی۔ بمبانوالہ۔ موسٹی والہ۔ راجہ گھمان۔ سمبڑیال۔ ساہووالہ	مستری رحیم بخش صاحب سکنہ کوٹ ڈسکہ
۸	بہلولپور	بہلولپور۔ بوبک سرائی۔ مالوکے تتلے۔ عینووالی۔ ناروال۔ دھنی دیو۔ رندھیر ٹنگل	چوہدری عنایت اللہ صاحب سکنہ بہلول پور

ناظر اعلیٰ

اعلان برائے سکرٹریان تبلیغ

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سکرٹری صاحبان تبلیغ رپورٹ فارم پر علاوہ تبلیغی رپورٹ کے اور بہت سی باتیں درج کر دیتے ہیں۔ جن کے لئے دفتر دعوت و تبلیغ کو کوئی کارگذاری کرنی یا انتظام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن رپورٹ فارم چونکہ ایک خاص غرض کے لئے مخصوص ہوتے ہیں اس لئے زائد امور جو فارم پر درج ہوں۔ اکثر نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ خواہ وہ کیسے ہی ضروری ہوں۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رپورٹ فارم پر صرف تبلیغی ماہواری رپورٹ لکھی جانی چاہیئے۔ اور دیگر امور کے لئے جن میں صیغہ کو توجہ دلانا۔ یا انتظام کرانا۔ نظر ہو الگ رپورٹ سفید کاغذ پر لکھی جانی چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔ جنرل سکرٹری (انصار اللہ)

جنرل سیکرٹری مجلس احرار کی صحابہ کرامؓ کے خلاف شرمناک بیہودہ سرائی

اُمہات المومنین اور خلفائے نبی کریمؐ کی شان میں سخت گستاخی اور بے ادبی

امیر شریعت احرار کے پراگندہ خیالات

امرتسر ۷ار نومبر۔ گذشتہ شب مسجد خیرالدین میں بصدارت فیض الحسن آلو مہاری احرار کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احراری منہ پھٹ لیکچراروں نے شرافت اور تہذیب کی مٹی ایسی بُری طرح پلید کی۔ کہ ہر شریف انسان ان کی حالت پر ماتم سرا تھا۔ پہلے ایک سرحدی معتقد نے مغلظات سے پُر نظم پڑھی جس میں احراری نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی گئی کہ سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنا ترک کر دو۔ کیونکہ عروج اسلام کے زمانہ کے زعماء سیاسیات میں بالکل نابلد اور عقل و خرد سے کورے تھے۔ اس کے بعد مسٹر مظہر علی اظہرؔ نے مندرجہ ذیل شرمناک خیالات کا اظہار کیا۔

مجھ پر شیعہ ہونے کی وجہ سے الزامات تراشے گئے ہیں۔ نیز کہا گیا ہے۔ کہ میں اصحاب ثلاثہ کی عزت نہیں کرتا۔ اس کا جواب کان کھول کر سنو۔ میں مظہر علی اظہر اصحاب ثلاثہ (حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ) کو وہی سمجھتا ہوں۔ جو حضرت علیؓ ان کو سمجھتے تھے۔ میں آپ کے سامنے ایک سنہری اصل رکھتا ہوں۔ کہ صحابہ آپس میں دست و گریبان ہوتے رہے۔ لڑتے رہے باہم جنگ و جدال میں مصروف رہے لیکن ہمیں ان سے کیا کام۔ ہمیں تو اپنے کام سے کام ہے۔ ہمیں صحابہ کی پیروی کر کے مفسد نہیں بننا چاہئے اگر ان کے نقش قدم پر چلے۔ تو آپس میں ضرور سر پھٹول ہوگی۔ اس لئے شیعہ سُنی۔ وہابی میں اتفاق ہونا چاہئے۔ اور پہلوں کی طرح فتنوں میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔

مسجد شہید گنج کے انہدام پر ہم خاموش رہے ہماری خاموشی بالکل دانشمندانہ تھی۔ اور مصلحت وقت تھی۔ اب دیکھو میں نے کس دھڑلے سے کونسل میں دھواں دھار تقریر کی ہے۔ گورنمنٹ کا بھٹہ بٹھا دیا ہے۔ مسلمانوں کے اخباروں نے میری تقریر شائع نہ کر کے اپنے سفلہ پن کا اظہار کیا ہے۔

صحابہ اور امہات المومنین کی طرف نہ جاؤ۔ ان کی غلطیوں نے امت کو تباہ کر دیا ہے۔ آپ امہات المومنین کی غلطیاں اپنے دلوں میں رکھیں۔ اور آپس میں متفق رہیں۔ پہلوں کا ذکر بھلا دیں۔ اور مرزائیت کو سب مل کر مٹائیں۔ اگر ہم نے غفلت کی تو یہ لعنت نہ صرف ہمارے سروں پر بلکہ ساری دُنیا پر مسلط ہو جائے گی۔

اس کے بعد مولوی عطاء اللہ کی تقریر ہوئی۔ پہلے چند منٹ اپنے ساتھیوں کو مخول کرتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔ ابن سعود مکہ میں بیٹھا عرب و حجاز کو انگریزوں کے ہاتھ فروخت کر رہا ہے۔ اس لئے ہم اس کے خلاف ہیں۔ وہابی ابن سعود کے دشمن ہیں۔ ہم اس شرط پر ابن سعود کے دوست بن سکتے ہیں۔ کہ انگریزی کمپنی کا معاہدہ توڑ دے۔ اور وہ روپیہ مجلس احرار کے خزانہ عامرہ میں فی الفور جمع کرا دے

ارے مسلمانو! جزیرۃ العرب میں بھڑووں کو داخل نہ ہونے دو۔ جانتے ہو۔ بھڑوا کسے کہتے ہیں؟ بھڑوا کہتے ہیں طبلہ بجانے والے کو۔ آیا سمجھ شریف میں۔ ہائے ہم کس کس کو روئیں۔ انقلاب اخبار والوں کو دیکھو۔ دشمن کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ اس کے ایڈیٹر عقل کے بدھو ہیں۔ میں نے تو عرصے انقلاب کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اگر پڑھوں تو میرا خون کھولنے لگ پڑتا ہے۔ انقلاب والے غدار ہیں۔ کوٹھڑی میں بیٹھے اخبار نویسی کرتے رہتے ہیں ذرا باہر نکلیں تو چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔ (انقلاب والوں کو اس کے بعد جی بھر کر کوسا اور گالیاں دیں)

لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ مباہلہ ہوگا یا نہیں۔ میاں سنو ہمیں مباہلہ سے کیا۔ ہو یا نہ ہو۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ تم قادیان چلو۔ اور کچھ نہ پوچھو۔ وہاں جمعہ پڑھینگے۔ کھائینگے۔ خیموں میں بیٹھینگے۔ گائینگے۔ سوئینگے جلسہ کرینگے۔ تقریریں کرینگے۔ مرزا محمود کی دعوت کھائینگے مرزائی گندے نجس۔ پلید ہیں۔ ان سے گھن آتی ہے بدبو آتی ہے۔ اس پر کسی منچلے نے سوال کیا۔ جب مرزائی اتنے نجس ہیں۔ تو پھر ان کی دعوت کیسے کھاؤ گے۔ اس پر بخاری نے کہا۔ میاں تم سیاسیات کو نہیں سمجھتے۔ ابھی بچے ہو۔

مرزا محمود نے ہمیں مباہلہ کی دعوت تو دی ہے۔ مگر دیکھو ہم اُسے کیسا خراب کرینگے۔ شرائط شرائط کہتا ہے۔ شرائط کیا بلا ہوتی ہیں۔ ہم شرائط کو نہیں جانتے۔ ہم نے اگر مباہلہ کیا۔ تو بے شرائط کریں گے۔ اب تم چپ کر دو۔ میں کر دوں۔ ہم تم کو چھوڑنے کے نہیں۔ رضاکار تیار ہو جائیں۔ باوردی جائیں گجرات تک پہونچ جاؤ۔

بخاری کے مقدمے اور مسٹر کھوسلہ کے فیصلے نے مرزائیوں کے بل کس نکال دیئے ہیں۔ مرزائیوں میں کھلبلی پڑگئی۔ ہائیکورٹ میں اپیل کی۔ کیا ہائیکورٹ سے الفاظ کٹوا لئے۔ اب کیا کرینگے۔ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا فیصلے کی تشہیر ہو چکی۔ اب کیا بنے گا۔

گورنمنٹ نے احرار سے کہا۔ کہ قادیان سے آٹھ آٹھ میل تک بھی کانفرنس نہ کرو۔ میں تو یہ پڑھکر خوش ہو گیا۔ کہ ہم اٹھتے پر الھٹہ مارینگے۔ جب مرزائی امرتسر جلسہ کرینگے۔ تو ہم بھی امرتسر میں آٹھ آٹھ میل تک جلسہ نہیں ہونے دینگے۔ جب آٹھ میل پرے کرینگے تو وہاں کے لوگ اور آٹھ میل پرے دھکیل دینگے۔ آخر قادیان میں جا گھسینگے۔ ہم تو کلکتہ تک جلسے نہیں ہونے دینگے امرتسر۔ بٹالہ۔ لاہور الغرض ہندوستان میں کسی جگہ بھی جلسہ نہیں کرنے دینگے۔ اُنکے جلسے خراب کرینگے۔ والنٹیر اور رضاکار تیار ہو جائیں۔ جمعہ قادیان جا پڑھو۔ مباہلہ ہو یا نہ ہو۔ اس سے غرض نہ رکھو شرائط کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں فاسق ہوں۔ فاجر ہوں۔ اور پھر بھی تیار ہوں۔ اسلئے تم بھی تیار ہو جاؤ۔ ولی اور قطب کی ضرورت نہیں ہے۔ مرزائیوں کے اب آخری دن ہیں۔ مباہلہ کریں یا نہ کریں۔ ہم ان کو مٹا دینگے پچاس سال انہوں نے موجیں کر لی ہیں۔

مسلمانو! میں تم کو چھوڑنے کا نہیں ہوں۔ مرتے دم تک نہیں چھوڑونگا۔ بلکہ مر کر بھی نہیں چھوڑوں گا کیونکہ مرنے کے بعد میرا بیٹا تم سے چندہ لے گا۔ جب میں تم کو نہ اس جہان میں چھوڑنے والا ہوں نہ اس جہان میں۔ تو پھر تمہیں چندہ دینے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے۔ (یہ کہکر عطاء اللہ نے حاضرین کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ مگر اس کے کاسہ گدائی میں کسی نے ایک حبہ تک نہ ڈالا) پھر کہا۔ بولتے کیوں نہیں۔ چپ کیوں ہو گئے۔ کیسے ڈھیلے کرو۔ (لوگوں نے اُٹھکر جانا شروع کر دیا)

اس کے بعد فیض الحسن آلو مہاری نے تقریر کی اور کہا ابن سعود کی مخالفت ہم اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اس نے حجاز کو انگریز کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ فرنگی بڑا ڈھنگی ہے۔ کابل کے ہڈوں میں اس نے اس طرح پانی ڈالا۔ کہ پشاور میں کالج کھولا پٹھانوں کو وظائف دے کر مفت تعلیم دی۔ ریشمیں لباس پہنایا۔ ریشم کے دستانے۔ مخمل کے بوٹ دیئے ان کو آرام طلب اور ہڈحرام کیا۔

مسلمانو! انگریز کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ انگریزوں کا فتنہ فرعون کے فتنہ سے بڑھ کر ہے۔ اگر انگریزی کمپنی کے پاؤں حجاز میں جم گئے۔ تو عرب میں پھر انگریز کی حکومت سمجھو۔

اس کے بعد احمدیوں کو اس قدر گندی اور غلیظ گالیاں دیں۔ کہ جن کے لکھنے کی تاب نہیں۔ (نامہ نگار)

پنجاب میں تلواروں کا اسلامی کارخانہ

حکومت پنجاب کی طرف سے بلا لائسنس تلوار رکھنے کی اجازت کے پیش نظر ہم نے مسلمان بھائیوں کی خاطر نہایت نفیس، خوبصورت اور پختہ لوہے کی تلواریں تیار کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ ہم اپنے ہاتھ سے تلواریں بناتے ہیں۔ جو پائیداری اور خوبصورتی میں ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں لاثانی مانی گئی ہیں۔ مسلمان بھائیوں کو چاہئے۔ کہ ہر قسم کی تلوار و خنجر ہم سے خریدیں۔ ہمارے مال کی عمدگی کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ ہمارے کارخانہ کی تیار شدہ تلواریں کچا لوہا ثابت کرنے والے کو ایک سو روپیہ نقد انعام دیا جائے۔ بیوپاریوں اور ٹھوک فروشوں کے لئے خاص رعایت۔

خاکساران غلام حسن و عبدالحمید اینڈ کمپنی کٹڑہ رام گڑھیا حمید علی عبداللہ خاں (ایل ڈی ایس) امرتسر پنجاب

مسٹر مظہر علی کی فریبکاری کے متعلق ایک سوال

۱۶ نومبر- بعد نماز عشاء مسجد خیر دین امرت سر میں احراریوں نے ایک جلسہ کیا جس کی غرض یہ تھی- کہ مسٹر مظہر علی اظہر پر شیعہ ہونے کی وجہ سے جو اعتراض وارد ہوتے ہیں- ان کا جواب دیا جائے- بظاہر تو مسٹر مظہر علی نے اپنی بریت ظاہر کرنے کی کوشش کی- لیکن دراصل مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک ڈال کر جان بچانی چاہی- چنانچہ کہا اے مسلمانو- تم کو کیا ہو گیا کہ تم اپنوں سے بیر رکھتے ہو- اور دشمن کے الزامات کو جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں درست سمجھتے ہو- مجھ سے آج یہ کہا گیا ہے- کہ میں ان الزامات کی تردید کروں- اس لئے سنو اور غور سے سنو کہ **میں خلفاء ثلاثہ کو وہی کچھ سمجھتا ہوں جو حضرت علی رضہ سمجھتے تھے اور اسی نگاہ سے دیکھتا ہوں جس نگاہ سے حضرت علی رضہ دیکھتے تھے۔**

اگر مسٹر مظہر علی میں دیانت داری کا کوئی بھی ذرہ ہوتا- تو وہ یہ پیچیدہ اور دھوکہ دہ صورت اختیار نہ کرتے- بلکہ صاف صاف بتاتے- کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کے کیا خیالات ہیں- اور شیعہ کتب میں ان کے خلاف جو کچھ لکھا ہوا ہے- اسے درست سمجھتے ہیں یا غلط- مگر انہوں نے یہ صورت اختیار کی- اور صرف یہ کہدیا- کہ جیسا انہیں حضرت علی رضہ سمجھتے تھے- ایسا ہی وہ سمجھتے ہیں- اب مہربانی کر کے یہ بتا دیں- کہ حضرت علی رضہ انہیں کیا سمجھتے تھے- اور کیا شیعوں کا یہ عقیدہ اور ایمان نہیں ہے- کہ حضرت علی رضہ نعوذ باللہ من ذالک خلفاء ثلاثہ کو غاصب اور ناحق پر قرار دیتے تھے اور اسی پر وہ اپنے تقیہ کی بنیاد رکھتے ہیں کہ گو حضرت علی رضہ سمجھتے تھے کہ خلفاء ثلاثہ حق پر نہیں- لیکن تقیۃً خاموش رہے- پس اب میں مظہر علی سے پوچھتا ہوں- کہ تھوڑی سی تکلیف گوارا فرما کر اور تقیہ کو الگ رکھتے ہوئے براہ مہربانی ذرا یہ بات واضح کر دیجئے گا کہ آپ کے عقیدہ کی رو سے حضرت علی رضہ خلفاء ثلاثہ کو کیا سمجھتے تھے- آپ کا صرف یہ کہدینا کہ جو حضرت علی رضہ سمجھتے تھے وہی میں سمجھتا ہوں بالکل ناکافی ہے- جب تک آپ یہ بھی واضح نہ کریں- کہ آپ کے مذہب کی رو سے حضرت علی رضہ خلفاء ثلاثہ کو کس نگاہ سے دیکھتے تھے۔ (ایک امرتسری مسلمان)

رشتہ کے متعلق ضروری اعلان

احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے- کہ اگر کوئی شخص رشتہ کی خاطر احمدی ہو- تو اسے قطعاً رشتہ نہیں دیا جا سکتا- اور نہ اسے احمدی سمجھا جا سکتا ہے- تا وقتیکہ مرکز کو تسلی ہو جائے- کہ وہ مخلص احمدی ہے- نیز اس سلسلہ میں یہ امر بھی ملحوظ رہنا چاہیئے- کہ کسی نئے احمدی سے بھی ایک سال تک رشتہ بغیر اجازت مرکز نہیں کیا جا سکتا- اور اس قسم کی اجازت ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے حاصل کرنی چاہیئے- احباب کو اس بات میں پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

ناظر امور عامہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریک جدید سال دوم

پر جوش خیر مقدم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "میں دوستوں سے خواہش کرتا ہوں- کہ وہ مالی قربانی میں پچھلے سال سے زیادہ حصہ لیں- میں دیکھتا ہوں کہ پچھلے سال کی قربانی دشمنوں کے لئے حیرت انگیز تھی- مگر میرے نزدیک بعض دوست زیادہ حصہ لے سکتے تھے- مگر انہوں نے کم حصہ لیا- ..... کئی دوستوں نے تین سو کو آخری حد سمجھا- حالانکہ یہ زیادہ توفیق والوں کے لئے نیچے کی حد تھی- اوپر کی نہ تھی- پس دوبارہ اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے میں اس امید کا اظہار بھی کرتا ہوں- کہ دوست پہلے سے زیادہ اس سال حصہ لیں گے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش اور امید کے پورا کرنے کے لئے قادیان کے احباب پہلے سال سے دوگنا- ڈیوڑھا اور سوایا کے وعدے کر رہے ہیں چنانچہ ذیل میں قادیان اور بیرونی جماعتوں کے احباب کی فہرست جنہوں نے پہلے سال سے کم سے کم سوایا وعدہ لکھوایا ہے- کسی قدر تفصیل حذف کرتے ہوئے شکریہ کے ساتھ دی جاتی ہے- بیرون ہند اور بیرون ممالک کی جماعتوں سے امید ہے- کہ وہ بھی گذشتہ سال سے دوگنا- ڈیوڑھا- یا کم سے کم سوایا چندہ کے وعدہ حضرت کے حضور پیش کرینگی اور ان وعدوں کو جلد سے جلد پورا کرنے کی سعی کریں گے- اللہ تعالےٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔

نام	رقم		
۱- حضرت میاں بشیر احمد صاحب قادیان	۲۰۰	پہلے سال سے	ڈیوڑھا
۲- جناب میاں محمد عبد اللہ خان صاحب قادیان بیگم صاحبہ اور بچوں کے	۱۱۰۰	"	"
۳- حضرت مفتی محمد صادق صاحب	۳۳۳	"	"
۴- بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی معہ اہلیہ صاحبہ	۱۸۰	"	سوایا
۵ مہتہ عبد الرزاق صاحب "	۳۷	"	"
۶- سردار حاکم علی خان صاحب قادیان معہ ہر دو پسران خورد	۲۱۰	"	"
۷- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل معہ اہلیہ صاحبہ	۹۰	"	قریباً دوچند
۸- مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر بیت المال قادیان معہ والدہ صاحبہ مرحومہ و اہلیہ صاحبہ اور بچوں کے	۲۲۵	"	دوگنا
۹- شیخ یوسف علی صاحب بی- اے کارکن دفتر امور عامہ قادیان	۵۰	"	ڈیوڑھا
۱۰- ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب معہ اہلیہ و بچوں کے	۴۷	"	سوایا
۱۱- منشی عبد الرحیم صاحب کلرک بیت المال قادیان	۱۵	"	ڈیوڑھا
۱۲- خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان معہ اہلیہ	۵۵	"	سوایا
۱۳- سردار امیر محمد خان صاحب کوٹ قیصرانی	۵۰۰	"	"
۱۴- محمد یسین خان صاحب فیروز پور چھاؤنی	۵۰	"	"
۱۵- ملک عطاء اللہ ظہور احمد صاحب فیروز پور	۴۰	"	"
۱۶- شیخ محمد خورشید صاحب پٹواری رودڑ نوالی	۲۰	"	"
۱۷- منشی غلام حیدر صاحب ابدال	۱۰	"	دوگنا
۱۸- چوہدری غلام قادر صاحب مقدم زراعت کاموں کے	۱۰	"	"
۱۹ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد	۱۰	"	"
۲۰- منشی فتح الدین صاحب دفتر پرائیویٹ سکرٹری	۱۵	پہلے سال سے	ڈیوڑھا
۲۱- بابو عبید اللہ صاحب گورنمنٹ ہاؤس لاہور	۱۵۰	"	"

خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید- قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ معارف قرآن مجید

شائقین کے لئے مژدہ

حال ہی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سُورۂ فاتحہ سے جو درس القرآن شروع فرمایا ہے نظارت تالیف وتصنیف کے زیر انتظام وہ مرتب کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اخبار میں بطور ضمیمہ شائع ہونا شروع ہو جائے گا یعنی ہفتہ میں ایک بار چار صفحہ درس کے اخبار میں ہوا کرینگے۔ چونکہ یہ ضمیمہ صرف انہی اصحاب کو بھیجا جائیگا۔ جو اس کی خریداری منظور فرمائیں گے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احباب بہت جلد اطلاع بھیجدیں۔ کیونکہ بعد میں خریدار بننے والوں کو ابتدائی حصہ ملنا ناممکن ہوگا۔ پس پہلے سے ہی خریداری منظور فرمائی جائے۔ اس ضمیمہ کی قیمت چھ ماہ کیلئے صرف ۱۲ر آنہ ہوگی۔ اسکے بعد ہم کوشش کرینگے۔ کہ درس ہفتہ میں دو بار یا تین بار شائع ہوا کرے اسی نسبت سے قیمت میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ احباب کو اس نہایت قیمتی چیز کے حاصل کرنے میں جلدی کرنی چاہئے:۔ (مینجر الفضل)

پرائیویٹ قطعات اراضی سکنی

محلہ دار العلوم غربی قادیان میں جامعہ احمدیہ سے جانب غرب اور محلہ دار الرحمت سے جانب شرق ابھی چند قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ نرخ اس وقت ۲۵ روپے فی مرلہ مقرر ہے۔ مگر سالانہ جلسہ کی تقریب پر یکم نومبر سے ۱۵ر جنوری تک بیس فیصدی رعایت دیجائیگی۔ خواہشمند احباب موقع پر قطعات دیکھکر خرید سکتے ہیں۔ قیمت بہر حال نقد یکمشت لی جائیگی۔ قطعات مذکورہ بالا کے علاوہ اندرون قصبہ۔ محلہ دار الرحمت۔ دار الفضل اور دار البرکات میں بھی بعض پرائیویٹ قطعات اس وقت زیر فروخت ہیں۔ جن میں سے بعض بہت اچھے موقع کے ہیں۔ مثلاً زنانہ جلسہ گاہ کے ساتھ متصل بجانب شمال احمدیہ سٹور کے پاس محلہ دار الرحمت میں جو پہلا چوک ہے۔ اس کے ساتھ متصل محلہ کے درمیانی بڑے اور لمبے بازار پر اس کے قریب۔ محلہ دار الفضل کے وسط میں ہائی سکول کے قریب۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ہر ایک قطعہ کے موقعہ اور محل کے مطابق قیمتیں الگ الگ مقرر ہیں۔ نیز اس وقت بعض مکانات زیر فروخت ہیں۔ مثلاً دفتر الحکم والے بازار میں ایک کنال سے زائد رقبہ کا ایک مکان خام اسوقت زیر فروخت ہے۔ ایک مکان پختہ اور وسیع محلہ دار الضعفاء (ناصر آباد) کے ساتھ متصل فروخت ہوتا ہے۔ اور ایک نیا مکان پختہ دو منزلہ محلہ دار الفضل میں مسجد کے قریب بکتا ہے۔ جس کا رقبہ قریباً پانچ مرلہ ہے۔ خواہشمند احباب ہم سے پتہ دریافت کر کے قیمت کا تصفیہ خود مالکان مکانات کے ساتھ کر سکتے ہیں:

خاکساران:۔ محمد احمد و عبد الکریم پسران مولوی محمد اسماعیل صاحب قادیان

مکرمہ بنت صاحبہ ظہور الحق صاحب فاروقی انسپکٹر ڈاکخانہ ورئیس شاملی

تحریر فرماتی ہیں کہ میں نے تین بوتلیں

فیض عام شربت فولاد

کی استعمال کی ہیں۔ شربت واقعی مفید اور امراض مستورات کی بہترین دواء ہے۔ براہِ مہربانی تین بوتلیں اور ارسال فرمائیں۔ مشکور ہوں گی:۔ قیمت فی شیشی پچاس خوراک رعایتی ایک روپیہ بارہ آنے محصولڈاک علاوہ:۔

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

مژدۂ جانفزا

ہم نے ہندوستان کے تجارتی واقتصادی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم کی خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کے دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا تھا۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آج سے پیشتر ایسے خاص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان ہی میں نہیں۔ بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں بھی نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصلی تیل "جانِ جہاں ہیر آئل رجسٹرڈ" استعمال کرے۔ قیمت فی شیشی دس آنے:۔

ملنے کا پتہ:۔ ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیل حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہوں گے۔

علاوہ ازیں

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین و کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن سیویاں۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلےٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت
اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ (پنجاب)

بلا استاد انگریزی سیکھئے

جناب لالہ سالگ رام صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول جاڈلہ ضلع ہوشیار پور لکھتے ہیں:۔ "بلا استاد انگریزی سیکھنے والوں کے لئے جدید انگلش ٹیچر بے نظیر کتاب ہے"۔ جناب قاضی اشتیاق احمد صاحب اوورسیئر مین پوری "میرے ایک عزیز جو کئی سال سے امتحان میٹرکولیشن میں فیل ہو رہے تھے۔ آخر محض جدید انگلش ٹیچر کی بدولت پاس ہو گئے۔" قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر بلا استاد انگریزی میں خوب لائق نہ بنا دے تو قیمت واپس:۔

قمر برادرز (۱۷) شملہ

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۸ نومبر۔ آج حکومت ہند نے ایک آرڈی ننس شائع کیا ہے جس کی رو سے اٹلی اور اطالوی مقبوضات کو قرضہ وغیرہ دینے کی ممانعت کی گئی ہے نیز ہندوستان سے اٹلی کو بندوقوں۔ رائفلوں ہوائی جہازوں لیگیوں۔ بحری جہازوں اور بار برداری کے جانوروں کا بھیجا جانا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو دو سال قید یا جرمانہ کی سزائیں دی جائیں گی

لنڈن ۸ نومبر۔ محاذ جنگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ شمالی محاذ پر بعض اوقات اطالوی افواج کا حبشیوں سے معمولی تصادم ہو جاتا ہے۔ دریائے ٹاکی ریری کے قریب اطالوی اور حبشی افواج میں لڑائی ہوئی۔ اطالویوں نے اس علاقہ کے ایک سردار کو گرفتار کر لیا ہے۔

اگولہ ۸ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ راس سیوم نے تمام حبشی افواج کا چارج لے لیا ہے۔ کیونکہ حبشی سپہ سالار راس نگا سا اٹلی سے مل گیا ہے۔

قاہرہ ۸ نومبر۔ مصر کے صوبہ منوفیہ کے دارالخلافہ میں طلباء نے سکول کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے ان کو منتشر کر دیا۔

جبوتی ۸ نومبر۔ ماکیل کے شمال میں خونریز جنگ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں پانچ سو کے قریب اطالوی سپاہی ۱۴ افسر اور ۱۲ توپچی ہلاک ہوئے۔ حبشی ہلاک شدگان کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں کیا گیا۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ ایک ہزار حبشی مارے گئے۔

روما ۸ نومبر۔ سیاہ پوش اطالوی سپاہیوں کا ایک دستہ جو دس ہزار سپاہیوں پر مشتمل ہے۔ آج حبشہ پہنچ گیا ہے۔ یہ عنقریب محاذ جنگ کی طرف روانہ کیا جائیگا

ناسک ۸ نومبر۔ آج تین ہزار اچھوتوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ہندو دیوتاؤں کی مورتیاں تلف اور ان کی مقدس کتابیں جلا دی گئیں۔

لنڈن ۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے اطالوی تعزیرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان سے مال منگوانے کے لئے خفیہ انتظامات کر رہے ہیں۔

لاہور ۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ کشمیر نے چار لاکھ ایک سو پینسٹھ روپے سے چاندی کا ایک ہوائی جہاز خرید لیا ہے اور اس کا ڈرائیور انگریز ہوگا۔

لنڈن ۷ نومبر۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ مسٹر بالڈون پارلیمنٹ میں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے لئے ایک نشست حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

قاہرہ ۸ نومبر۔ اخبار "المعظم" مصر میں ایک فرانسیسی اخبار کے ایڈیٹوریل کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جس میں اسلامی سلطنتوں کے اتحاد پر شور مچاتے ہوئے لکھا ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال کی قیادت میں ترکی ایران یمن اور عراق کی سلطنتیں یورپ کو تباہ کر دیں گی۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) اخبار "البلاغ" قاہرہ لکھتا ہے۔ سمالی لینڈ میں اطالویوں کے مظالم کی انتہا ہو گئی ہے۔ اطالوی جرنیل گریزیانی کے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے پر عربوں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ اطالویوں سے جنگ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

لاہور ۸ نومبر۔ آج پنجاب کونسل میں جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے دریافت کیا۔ کہ آیا گورنمنٹ نے سکھوں کو یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ اگر وہ چاہیں تو مسجد کو گرا سکتے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں قانوناً حق حاصل ہے۔ اس سوال کے جواب میں مسٹر بائڈ فنانس ممبر نے کہا۔ گورنمنٹ اس کا جواب نہیں دے سکتی۔ کیونکہ معاملہ عدالت میں ہے اور جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے ہم اس پر اظہار رائے کرنے سے قاصر ہیں

لنڈن ۸ نومبر۔ برطانیہ کے بہت سے حصوں میں متواتر بارش کے سبب سیلاب آ رہے ہیں۔ گذشتہ چودہ گھنٹوں کے بڑی سڑکیں زیر آب تھیں۔ ایک جگہ پر ریلوے لائن سے گاڑی اتر گئی۔

لاہور ۸ نومبر آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ بل پاس کر دیا۔ ۷۴ ممبران نے بل کی حمایت میں اور ۱۵ نے مخالف ووٹ دیئے۔

نئی دہلی ۸ نومبر یہ امر یقینی تصور کیا جاتا ہے۔ کہ جدید آئین کے ماتحت صوبائی انتخاب ہونے پر نواب آف چھتاری یوپی کے پہلے وزیر اعظم مقرر ہوں گے۔ ان کے ماتحت پانچ وزیر ہوں گے۔ جن میں دو مسلمان دو ہندو اور ایک عیسائی ہوگا:

ٹوکیو ۸ نومبر۔ جاپانی پریس کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ چین اور جاپان کے مابین جنگ کے پیش نظر جرنیل چیانگ کے شاک شنگ شتو میں ایک لاکھ سپاہی اور ایک سو ہوائی جہاز جمع کر رہا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبار "ڈیلی ایکسپریس" نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں نئے وائسرائے کے جانے پر بہت سی اہم تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ بہت سے سیاسی قیدی رہا کر دئے جائیں گے اور نئی اصلاحات کی ترویج کے لئے ملک کی مختلف سیاسی پارٹیوں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

امرتسر ۸ نومبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۸ آنے۔ نخود ۲ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے۔ چاندی دیسی ۵۶ روپے

امرتسر ۸ نومبر۔ پنجاب مہابیر دل کانفرنس کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس بات کی دھمکی دی گئی ہے کہ اگر دربار مالیرکوٹلہ نے ہندوؤں کو آرتی اور کتھا کے حقوق نہ دئے۔ تو ستیہ گرہ کیا جائے گا۔

ناگپور ۸ نومبر۔ سی پی کے کانگرسیوں میں پھوٹ کو دور کرنے کے لئے مسٹر گاندھی ہر دو پارٹیوں کے لیڈروں سے واردھا میں گفتگو کریں گے۔

عدیس آبابا۔ ۸ نومبر۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اطالوی افواج کے کمانڈر جرنیل ڈی بونو کو اس لئے واپس بلا لیا گیا ہے کہ مسولینی اس کے کام سے مطمئن نہیں ہیں۔

نئی دہلی ۸ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ملک معظم نے رائل نیوی برٹش آرمی۔ رائل ایر فورس اور انڈین آرمی میں زیادہ ہندوستانی افسر لئے جانے کی منظوری دے دی ہے۔

لاہور ۸ نومبر۔ ڈاکٹر شیخ محمد عالم نے مسجد شہید گنج کے مقدمہ کے سلسلہ میں دو درخواستیں دی ہیں۔ اول یہ کہ مدعیان کو اجازت دی جائے۔ کہ وہ مسجد شہید گنج کی جگہ کا فوٹو حاصل کریں دوسرے یہ کہ حکم امتناعی کی تعمیل کرانے کے لئے منادی کرائی جائے۔

لاہور ۸ نومبر۔ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب کاٹن پریس کو جس کے چیئرمین لالہ ہرکشن لال تھے۔ دیوالیہ قرار دیدیا ہے۔

سرینگر ۸ نومبر۔ ریاست کشمیر کے اچھوتوں نے ڈاکٹر امبیدکار کو ریاست میں آنے کی دعوت دی ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ان کی رہنمائی کر کے ان کی پسماندہ حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

عدیس آبابا ۸ نومبر۔ دس اطالوی طیاروں نے مکالے کے مغربی دیہات پر شدید بمباری کی۔ انشا اور بیوا دو مقامات بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انشالو کے مغربی علاقہ میں حبشی افواج کا ایک اسلحہ خانہ تھا۔ جسے اطالوی جہازوں کی بمباری سے آگ لگ گئی۔ اور سینکڑوں لوگ ہلاک ہو گئے۔

لاہور ۸ نومبر۔ گوردوارہ بھائی تارو سنگھ کے جھگڑا کے متعلق سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سکھوں کے حق میں ہو گیا ہے۔

مدورا ۸ نومبر۔ ضلع رام ند کے ایک گاؤں میں ایک مکان کو آگ لگ جانے سے سات اشخاص جل کر راکھ ہو گئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی